4 DEC 2019

راشٹریہ سہارا

رہنمائے دکن

”معذوری ترقی کی راہ میں مانع نہیں“

مانوؔ میں بین الاقوامی یومِ معذورین کے موقع پر توسیعی لکچر کا انعقاد

حیدرآباد۔3 ڈسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے صیغۂ معذورین (PwD Cell) کی جانب سے بین الاقوامی یوم معذورین کے موقع پر ایک لکچر بعنوان ”کوئی پیچھے چھوٹنے نہ پائے“ کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترمہ رادھیکا رستوگی، آئی اے ایس، ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف رورل ڈیولپمنٹ اینڈ پنچایت راج، راجندر نگر، حیدرآباد نے اپنے خطاب میں کہا کہ معذوری ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی متعدد مثالیں ملیں گی جہاں جسمانی معذوری کے باوجود لوگوں نے ایسے ایسے کارنامے انجام دیے ہیں جو خود کو نارمل اور ہر طرح سے اہل قرار دینے والے ہرگز نہ کرسکے۔ انہوں نے اسٹیفن ہاکنس اور ادونیما کی مثالیں دیں۔ انہوں نے خواتین اور معذوری کے حوالے سے فکر میں اور سماجی رویوں میں تبدیلی لانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے حکومت کے مختلف منصوبوں کے بارے میں بھی بتایا جن پر عمل آوری کے ذریعہ معذورین کو ایک باوقار زندگی جینے کا حق دیا جاسکتا ہے۔ اس جلسے کی صدارت پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر، مانو نے کی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں معذورین کے لیے سہولیات کی فراہمی اور مساوی مواقع دیے جانے پر زور دیا تاکہ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر نہ سمجھیں۔ اس موقع پر مہمانِ اعزازی پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، رجسٹرار، مانو نے ملک کی ترقی کے لیے سماج کے ہر فرد کی شمولیت کو ضروری قرار دیا۔ کسی ایک طبقے کو نظرانداز کرکے ملک و سماج ترقی نہیں کرسکتے۔ بین الاقوامی یوم معذورین کے ضمن میں طلبا کے لیے ایک slogan writing مقابلے کا انعقاد بھی کیا گیا تھا۔ اس مقابلے میں 31 طلبا نے حصہ لیا۔ 3 انعامات سے نوازا گیا۔ باقی طلبا کو ترغیبی انعام دیے گئے۔ جلسے کی ابتداء میں ڈاکٹر پروین جہاں، اسوی ایٹ پروفیسر لائف سائنسز و کنوینر سیل نے مہمانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ ڈاکٹر محمود کاظمی، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ترجمہ کے اظہار تشکر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

CS Scanned with CamScanner

راشٹریہ سہارا

1-4 DEC 2019

رہنمائے دکن

معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہے

مانو کے شعبۂ اردو میں ممتاز اسکالر پروفیسر علی احمد فاطمی کا لکچر

حیدرآباد (پریس ریلیز) معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہے۔ اسی لیے معاصر اردو ناول میں سماجی حقیقت نگاری ایک حاوی موضوع کی حیثیت سے نمایاں ہے۔ ادب اور سماج کے رشتے پر ہزاروں ڈسکورس ہو چکے ہیں۔ ادب کا سماج سے گہرا رشتہ ہے اپنے عصر کے حالات کو پوری فنکارانہ دیانت کے ساتھ پیش کرنا ہی فنکار کا اولین فریضہ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ معاصر اردو ناول اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار کل الٰہ آباد یونیورسٹی کے سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر علی احمد فاطمی ؛ شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کیا۔ پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے اپنی ناول نگاری کے ذریعے سماج کی جو تصویر بنائی تھی اب ہندوستانی سماج اس سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ حقیقت نگاری کے معیار اور میزان میں تبدیلی کے بغیر نئے معاشرے کی حقیقتوں پر قلم نہیں اٹھایا جاسکتا۔ مسائل نئے ہیں تو انھیں حل کرنے کے طریقے بھی نئے ہونگے۔ پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول نگاروں کے ناولوں پر سیر حاصل تجزیہ پیش کیا اور بتایا کہ آج بھی اردو کا ناول نگار اپنے ادبی فرائض کو انجام دے رہا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ اردو کے استاد پروفیسر فاروق بخشی نے پروفیسر علی احمد فاطمی کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور کہا کہ پروفیسر فاطمی کی تحریروں کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ انھوں نے نظم و نثر دونوں کے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اس اجلاس کے صدر مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ جناب انیس احسن اعظمی تھے جنھوں نے ناول اور ڈرامے سے اپنی محبت کا بیان بڑے پر اثر انداز میں کیا۔ جلسے کے اختتام پر شعبۂ اُردو کی استاد ڈاکٹر مسرت جہاں نے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شعبۂ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے طلبہ اور اساتذہ بھی موجود تھے جن میں ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، ڈاکٹر ابوشہیم خاں، ڈاکٹر احمد خاں، پروفیسر شاہدہ، ڈاکٹر آمنہ تحسین، ڈاکٹر جنید ذاکر، ڈاکٹر رضوان، ڈاکٹر فہیم الدین احمد وغیرہ شامل ہیں۔

مانو کے شعبۂ اردو میں پروفیسر علی احمد فاطمی کا لکچر

حیدرآباد۔ 3 ڈسمبر (پریس نوٹ) معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہے۔ اسی لیے معاصر اردو ناول میں سماجی حقیقت نگاری ایک حاوی موضوع کی حیثیت سے نمایاں ہے۔ ادب اور سماج کے رشتے پر ہزاروں ڈسکورس ہو چکے ہیں۔ ادب کا سماج سے گہرا رشتہ ہے اپنے عصر کے حالات کو پوری فنکارانہ دیانت کے ساتھ پیش کرنا ہی فنکار کا اولین فریضہ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ معاصر اردو ناول اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار کل الٰہ آباد یونیورسٹی کے سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر علی احمد فاطمی ؛ شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کیا۔ پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے اپنی ناول نگاری کے ذریعے سماج کی جو تصویر بنائی تھی اب ہندوستانی سماج اس سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ حقیقت نگاری کے معیار اور میزان میں تبدیلی کے بغیر نئے معاشرے کی حقیقتوں پر قلم نہیں اٹھایا جاسکتا۔ مسائل نئے ہیں تو انھیں حل کرنے کے طریقے بھی نئے ہونگے۔ پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول نگاروں کے ناولوں پر سیر حاصل تجزیہ پیش کیا اور بتایا کہ آج بھی اردو کا ناول نگار اپنے ادبی فرائض کو انجام دے رہا ہے۔
پروگرام کے آغاز میں شعبۂ اردو کے استاد پروفیسر فاروق بخشی نے پروفیسر علی احمد فاطمی کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور کہا کہ پروفیسر فاطمی کی تحریروں کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ انھوں نے نظم و نثر دونوں کے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اس اجلاس کے صدر مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ جناب انیس احسن اعظمی تھے جنھوں نے ناول اور ڈرامے سے اپنی محبت کا بیان بڑے پر اثر انداز میں کیا۔
جلسے کے اختتام پر شعبۂ اُردو کی استاد ڈاکٹر مسرت جہاں نے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شعبۂ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے طلبہ اور اساتذہ بھی موجود تھے جن میں ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، ڈاکٹر ابوشہیم خاں، ڈاکٹر احمد خاں، پروفیسر شاہدہ، ڈاکٹر آمنہ تحسین، ڈاکٹر جنید ذاکر، ڈاکٹر رضوان، ڈاکٹر فہیم الدین احمد وغیرہ شامل ہیں۔

Scanned with
CamScanner

Inquilab, Delhi 4-12-2019

معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہیں

مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں ممتاز اسکالر پروفیسر علی احمد فاطمی کا لکچر

حیدرآباد (پریس ریلیز) معاصر اردو ناول نگار موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال سے باخبر ہے۔ اسی لیے معاصر اردو ناول میں سماجی حقیقت نگاری ایک حاوی موضوع کی حیثیت سے نمایاں ہے۔ ادب اور سماج کے رشتے پر ہزاروں ڈسکورس ہو چکے ہیں۔ ادب کا سماج سے گہرا رشتہ ہے اپنے عصر کے حالات کو پوری فنکارانہ دیانت کے ساتھ پیش کرنا ہی فنکار کا اولین فریضہ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ معاصر اردو ناول اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار کل الٰہ آباد یونیورسٹی کے سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر علی احمد فاطمی؛ شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کیا۔ پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے اپنی ناول نگاری کے ذریعے سماج کی جو تصویر بنائی تھی اب ہندوستانی سماج اس سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ حقیقت نگاری کے معیار اور میزان میں تبدیلی کے بغیر نئے معاشرے کی حقیقتوں پر قلم نہیں اٹھایا جاسکتا۔ مسائل نئے ہیں تو انھیں حل کرنے کے طریقے بھی نئے ہونگے۔

پروفیسر فاطمی نے معاصر اردو ناول نگاروں کے ناولوں پر سیر حاصل تجزیہ پیش کیا اور بتایا کہ آج بھی اردو کا ناول نگار اپنے ادبی فرائض کو انجام دے رہا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ اردو کے استاد پروفیسر فاروق بخشی نے پروفیسر علی احمد فاطمی کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور کہا کہ پروفیسر فاطمی کی تحریروں کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ انھوں نے نظم ونثر دونوں کے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اس اجلاس کے صدر مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ جناب انیس احسن اعظمی تھے جنھوں نے ناول اور ڈرامے سے اپنی محبت کا بیان بڑے پر اثر انداز میں کیا۔ جلسے کے اختتام پر شعبۂ اُردو کی استاد ڈاکٹر مسرت جہاں نے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شعبۂ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے طلبہ اور اساتذہ بھی موجود تھے جن میں ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، ڈاکٹر ابوشہیم خاں، ڈاکٹر احمد خاں، پروفیسر شاہدہ، ڈاکٹر آمنہ تحسین، ڈاکٹر جنید ذاکر، ڈاکٹر رضوان، ڈاکٹر فہیم الدین احمد وغیرہ شامل ہیں۔